مدیر کے نام

لیاقت علی کھوکھر، منچن آباد

اخوان المسلمون پر طویل مقالہ (مارچ اپریل مئی ۹۹) معلوماتی اور ہمہ گیر جائزہ پر مشتمل ہے جس سے اس صدی کی عظیم جدوجہد سے آگاہی حاصل ہوئی ہے۔ اسلامی تحریکوں کی نصف صدی سے زائد جدوجہد کے بعد اب ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ہم اپنی اس جدوجہد کا ناقدانہ جائزہ لیں۔ معاشرے پر اس کے اثرات، کارکنوں کی فکری اور عملی صورت حال، بالخصوص جمہوری سیاست میں بھرپور شرکت کا تجربہ، اس کے اثرات، کامیابیاں اور ناکامیاں۔ علمی میدان میں ہماری کاوشیں، مغربی تہذیب و ثقافت کا چیلنج، ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس کی یلغار، اور معاشروں پر اس کے بڑھتے ہوئے اثرات، ہمارے دفاعی حصار، تعلق باللہ، فکر آخرت اور خاندانی نظام کا استحکام وغیرہ---- کیا ترجمان القرآن بحث و نظر کے عنوان سے اس موضوع پر اہل علم و فکر کی تحریروں کو پیش کر کے کوئی مناسب رہنمائی نہیں کر سکتا؟

امجد عباسی، لاہور

کوسووا کا المیہ (مئی ۹۹) میں اس پہلو کو اجاگر کرنے کی ضرورت تھی کہ امریکہ اور یورپ کو مسلمانوں سے ہمدردی نہیں ہے بلکہ وہ ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہ رہے ہیں۔ سربیا کو اس لیے سزا دینا چاہتے ہیں کہ کہیں وہ روسی حمایت سے طاقت بن کر یورپ میں ان کے لیے مسئلہ نہ پیدا کرے اور دوسری طرف فضائی حملے کر کے لیکن زمینی فوج نہ بھیج کر یہ اطمینان حاصل کر لیا ہے کہ سرب فوج کو نسلی صفائی کا جواز فراہم ہو جائے اور کوسووا کے مسلمانوں کی مدد بھی نہ ہو۔ کے ایل اے پر اسلحہ کی پابندی بھی اسی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ یہ بات بھی آنا چاہیے تھی کہ امت مسلمہ مجموعی طور پر جس ذلت اور بے بسی کا شکار ہے، یہ اللہ تعالی سے عہد شکنی اور مقصد سے غفلت کا نتیجہ ہے۔

سید احمد علی، کراچی

دعوت اسلامی کی نئی جہتیں (مئی ۹۹) میں محترم خرم مرادؒ نے جن نئی راہوں کی نشان دہی کی ہے، وہ غور و فکر اور عمل کا تقاضا کرتی ہیں۔ انھوں نے وفود کی آمد کے حوالے سے سیرت کے جو واقعات پیش کیے ہیں ان سے بالکل نئی رہنمائی ملتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ ہماری روایتی دینی سوچ ہی نہیں، تحریکی سوچ بھی ٹھہر گئی ہے اور رویے بھی لگے بندھے ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ انھوں نے کہا کہ ہم مغالطوں کا شکار ہیں۔ آج سے ۵۰، ۶۰ سال پہلے جس انقلابی فکر سے تحریک اسلامی کا آغاز ہوا تھا اس کا منبع و ماخذ قرآن و سنت اور سیرت پاک تھا۔ نئی صدی کے لیے انقلابی فکر بھی انھی ماخذ سے حاصل ہو گی۔ ضرورت اجتہادی طرز فکر کی ہے۔

ناہید تبسم، فیصل آباد

اقبال کا تصور جہاد (اپریل ۹۹) میں لکھا گیا ہے کہ سرسید نے جہاد کے تصور کو مسخ و منسوخ کرنے کی کوشش کی۔ میرا دل اسے تسلیم نہیں کرتا۔ انھیں رسولؐ اللہ سے اتنی عقیدت و محبت تھی، کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ جہاد کو ناپسند کرتے ہوں۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت مآبؐ نے ساری زندگی جہاد کیا۔

عثمان ظفر، راولپنڈی

کچھ موضوعات کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ اسلام اور مغرب، جس میں مسلمانوں کے بارے میں مغرب کے خدشات اور رویہ، مسلمانوں کا نقطۂ نظر اور مغربی رسائل و جرائد سے منتخب تحریرات کے تراجم پیش کیے جاتے تھے، اب نظر نہیں آتا۔ بحث و نظر کا سلسلہ بھی جاری رہنا چاہیے۔ تذکرہ مودودیؒ کے خوب صورت مطالعہ پر رفیع الدین ہاشمی صاحب کو مبارک باد۔ سرورق کے رنگ اور ڈیزائن بہت پیارے ہیں، سادہ اور پروقار۔